اردو ترجمہ

درمختار

الموسوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد چہارم

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

باسمہ تعالیٰ

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اہلِ علم و دانش سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

الحمدللہ والمنۃ مسلک امام اعظم ابو حنیفہ اور فتاویٰ حنفیہ پر مشتمل

اُردو ترجمہ

دُرِّ المُختار

الموسوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد چہارم

مترجمہ مولانا خرم علی و مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی رحمہما اللہ تعالےٰ

دُرِّ المختار اور اس کی مبسوط شرح فتاویٰ شامی یعنی ردّ المحتار کا مکمل اردو ترجمہ علماء کی ضروری تشریحات و توضیحات پر مشتمل خزینہ اور علماءِ کرام، مفتیانِ عظام اور خواص و عوام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ

☆

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

Marfat.com

نام کتاب ———— غایۃ الاوطار

جلد ———— چہارم

مترجم ———— مولانا خرم علی و مولانا احسن صدیقی

طابع ———— حاجی محمد زکی عفی عنہ

مطبع ———— ایجوکیشنل پریس کراچی

ضخامت ———— ۵۸۲ صفحات

تعداد ———— چھ سو

سنہ طباعت ———— ۱۳۹۹ھ

قیمت ———— روپے

——— ناشر ———

ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی

ادب منزل۔ پاکستان چوک

کراچی

H. M. SAID COMPANY
Adab Manzil
Pakistan Chowk
KARACHI

Marfat.com

بدن کے واسطے سنن ابو داؤد میں ابو درداء سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ نے بیماری اور دوا اتاری ہیں اور ہر بیماری کی دوا مقرر کی ہے تو تم دوا کیا کرو اور حرام چیز سے دوا نہ کیجیو کذا فی العینی وکذا کل تداو لایجوز الابطاہر لابنجس اور اسی طرح ہر علاج کرنا جائز نہیں مگر پاک چیز سے نہ نجس سے وجوزہ فی النہایۃ بالمحرم اذا اخبرہ طبیب مسلم ان فیہ شفاء ولم یجد مباحا یقوم مقامہ اور نہایہ میں حرام چیز سے علاج کرنے کو جائز کہا ہے بشرطیکہ مسلمان طبیب نے اس کو خبر دی ہو کہ اسی حرام چیز سے شفا ہے اور کوئی مباح چیز اس کے قائم مقام نہیں پائی ہم ذخیرہ میں ہے ایک بیمار سے طبیب نے شراب پینے کو کہا علماء بلخ کی ایک جماعت نے کہا نظر کرنا چاہیے اگر یقیناً جانتا ہو کہ چنگا ہو جائے گا تو حلال ہے اور فقیہ عبدالملک نے اپنے استاد سے نقل کیا کہ حلال نہیں تمرتاشی میں ہے خون اور پیشاب پینا اور مردار کھانا بیمار کو علاج کے واسطے جائز ہے جبکہ طبیب مسلم نے اس سے کہا ہو کہ تیری اس میں شفاء ہے اور کوئی مباح چیز اس کے قائم مقام نہیں اور اگر طبیب نے کہا کہ اس میں جلد شفا ہو گی تو اس میں اختلاف ہے کذا فی العالمگیریۃ قلت وفی البزازیۃ ومعنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم نفی الحرمۃ عند العلم بالشفاء ودل علیہ جواز اساغۃ اللقمۃ بالخمر وجواز شربہ لازالۃ العطش انتہی وقد قدمناہ میں کہتا ہوں اور بزازیہ میں ہے کہ اس حدیث کا یعنے مقرر اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا مقرر نہیں کی اس چیز میں جس کو تم پر حرام کی مطلب نفی حرمت ہے شفا معلوم ہونے کے وقت یعنے جب یقیناً بلا تردد معلوم ہو جائے کہ اسی حرام چیز میں شفا ہے تو اب اس کی حرمت باقی نہ رہی دلالت کرتا ہے اس مطلب پر لقمہ اتارنے کا جواز شراب سے اور شراب پینے کا جواز دفع تشنگی کے واسطے انتہی اور اس کو مقدم ذکر کر چکے ہیں یعنے اگر لقمہ حلق میں اٹک گیا کسی طرح نہیں اترتا اور پانی نہیں ملتا تو اس وقت شراب پینا بقدر لقمہ اتارنے کے درست ہے اور اسی طرح عطش شدید میں شراب پی لینا بقدر دفع عطش مہلک کے درست ہے اور حالانکہ شراب نجس اور حرام ہے تو معلوم ہو گیا کہ اس وقت اس کی حرمت باقی نہ رہی والا جواز کی کون صورت ہے تتمہ دوا کرنا درست ہے اگر یہ اعتقاد ہو کہ شافی اللہ تعالیٰ ہے اور دوا کو اس نے سبب ٹھہرایا ہے اور اگر یہ اعتقاد ہو کہ دوا شافی ہے تو درست نہیں معلوم کرنا چاہیے کہ ازالہ ضرر کے اسباب تین قسم ہیں ایک تو سبب قطعی اور یقینی ہے چنانچہ پانی ضرر عطش کا مزیل ہے اور روٹی ضرر گرسنگی کی مزیل ہے دوسرا سبب ظنی جیسے فصد اور پچھنے لگانا اور مسہل پینا اسی طرح سائر ابواب طب یعنے برودت کا معالجہ حرارت سے اور حرارت کا برودت سے اور یہی اسباب طب میں ظاہر ہیں تیسرا سبب موہوم جیسے داغنا اور افسون تو قطعی سبب کا ترک کرنا توکل نہیں بلکہ اگر موت کا خوف ہو تو اس کا ترک کرنا حرام ہے اور سبب موہوم کا ترک کرنا توکل کی شرط ہے اس واسطے کہ حدیث میں متوکلین کا وصف یوں ہی فرمایا ہے کہ وہ داغتے نہیں اور افسون نہیں کرتے اور درجہ متوسط یعنے سبب ظنی جیسے علاج کرنا اسباب طب سے تو اس کا کرنا توکل کے مخالف نہیں بخلاف سبب موہوم اور اس کا نہ کرنا بھی ممنوع اور محظور نہیں برخلاف ترک سبب قطعی بلکہ گاہے ترک علاج افضل ہوتا ہے اس کے فعل سے بعض احوال میں بعض اشخاص کے واسطے چنانچہ عمادیہ میں ہے ظہیریہ سے ایک شخص کا پیٹ جاری ہو گیا یا آنکھیں جوش میں آئیں سو اس نے دوا نہ کی یہاں تک کہ ناتواں ہو کر مر گیا تو اس پر گناہ نہیں اور اگر بھوکا رہا اور اس نے نہ کھایا باوجود قدرت کے یہاں تک کہ مر گیا تو وہ گنہگار ہو گا اور دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ کھانا بقدر قوت کے آسودہ کر دیتا ہے یقیناً تو اس کا ترک کرنا اپنی جان کو ہلاک کرنا ہے اور معالجہ اور دوا کرنا ایسا نہیں یعنی حصول شفا کا سبب قطعی نہیں ہے حجامت یعنی خون کا نکالنا پچھنوں سے ہر شخص کو مستحب ہے اور حجامت بعد نصف ماہ بروز شنبہ بہتر اور نافع ہے اور پندرھویں تاریخ سے پہلے مکروہ ہے ذخیرہ میں ہے کہ آدمی اور سور کے سوا اور حیوانات کی ہڈیوں سے علاج کرنا درست ہے لیکن اگر مردار جانور ہو تو اس کی خشک ہڈی سے علاج درست ہے نہ تر سے قنیہ میں ہے کہ عورت کے دودھ کا ناس لینا مرد کو اور علاج کے واسطے پینا درست ہے لیکن جواہر اخلاطی میں ہے کہ اجزاء آدمی سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں خلاصہ میں ہے کہ تریاق کا کھانا مکروہ

Marfat.com